Regd: No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم سہ شنبہ

۱۶ شعبان ۱۳۶۸ھ فی پرچہ ۱/

جلد ۳	۱۴ احسان ۱۳۲۸ ہش	۱۴ جون ۱۹۴۹ء	نمبر ۱۳۵

ایشیا میں سامراجیت ختم ہو رہی ہے

مجلس اقوام کے سکرٹری جنرل کا بیان

لیک سیکسس ۱۳ جون (بی۔بی۔سی) مجلس اقوام کے سیکرٹری جنرل نے یہاں ایک تقریر میں کہا مشرق اور مغرب کی نام نہاد کشمکش پر دنیا کی نگاہیں جمی ہوئی ہیں۔ ایشیا اور افریقہ کی بعض قومیں غلامی کی کڑی پابندیوں سے نکلکر آزادی کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ایک تحریک انسانی حقوق کی بحالی اور سربلندی کے لئے بھی جاری ہے۔ آپ نے کہا جب سان فرانسسکو میں مجلس اقوام کی بنیاد رکھی گئی۔ تو اس میں ایشیا اور افریقہ کی صرف آٹھ طاقتیں شامل تھیں۔ لیکن اسکے بعد ہندوستان اور فلپائن کے آزاد ہوتے ہی پاکستان۔ تھائی لینڈ۔ افغانستان۔ یمن اور اسرائیل اسکے ممبر بن گئے۔ آپ نے کہا ایشیا میں سامراج کے دن ختم ہو رہے ہیں۔ اور ایشیائی قوموں کو احساس ہے کہ مجلس اقوام ایک طاقتور ساتھی کی حیثیت سے ساودت اور آزادی کی طرف انہیں لے جا رہی ہے۔ اس کا ایک بڑا ثبوت یہ ہے کہ اطالوی نوآبادیوں کے سلسلے میں مغربی۔ یورپی اور امریکی طاقتوں کے اتحاد کے باوجود افریقی ممالک اس کی مزاحمت میں کامیاب ہو گئے۔

روس کا تجارتی وفد عنقریب کراچی آرہا ہے

لندن ۱۳ جون۔ پاکستان کے وزیر تجارت مسٹر فضل الرحمن نے ایک بیان دیتے ہوئے انکشاف کیا ہے۔ کہ روس کا ایک تجارتی وفد عنقریب پاکستان آنے والا ہے۔ بیان جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ اگرچہ وفد کی روانگی کی تاریخ مقرر نہیں ہوئی ہے لیکن روس اور پاکستان کے درمیان تجارتی بات چیت عرصہ سے جاری ہے۔ جب اس امر کا فیصلہ ہو جائے گا۔ کہ دونوں ملکوں کو کن اشیاء کا باہمی تبادلہ منظور ہے تو پھر وفد ماسکو سے کراچی کے لئے روانہ ہو جائے گا۔ اس سے قبل مصر چیکوسلاویکیہ اور پولینڈ پاکستان سے تجارتی معاہدے کر چکے ہیں۔

پاکستان کی تجارتی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے مسٹر فضل الرحمن نے کہا۔ ابتداء میں پاکستان کی پالیسی یہ تھی کہ بیرونی ممالک سے ضروری اشیاء حاصل کی جائیں۔ چنانچہ بڑی حد تک اسمیں کامیابی حاصل ہو چکی ہے۔ آئندہ اس امر پر تمام تر توجہات مرکوز کی جائیں گی۔ کہ ملک کی صنعتی ترقی میں ہاتھ بٹاتے ہوئے برآمد کی تجارت کو زیادہ سے زیادہ بڑھایا جائے۔ چنانچہ اسبات کا خاص خیال رکھا جائیگا کہ ایسی صنعتیں قائم کی جائیں کہ جن سے خام پیداوار سے اپنے ہی ملک میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جاسکے چنانچہ پٹ سن کے کارخانے قائم کرنے کے سلسلے میں ضروری مشینوں کا آرڈر دیدیا گیا ہے نیز پانی سے بجلی پیدا کرنیوالی مشینوں کے لئے ساری دنیا کے کارخانوں

انجمن مسلمانان عالم کا وفد ضلع گوجرانوالہ کے دورہ پر

لاہور ۱۳ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ انجمن مسلمانان عالم نے حکومت آزاد کشمیر کے حق میں پراپیگنڈا کرنے اور سول ڈیفنس کی سکیموں میں حصہ لینے کی ترغیب دلانے کے لئے ایک وسیع پروگرام تیار کیا ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں نو افراد پر مشتمل ایک وفد امیر المجاہدین مولانا فضل الٰہی کی قیادت میں کل صبح گوجرانوالہ کے دورہ پر روانہ ہوا ہے۔ یہ وفد تمام ضلع کا دورہ کر کے لوگوں پر کشمیری دفاع کی اہمیت واضح کرے گا اور لوگوں کو ترغیب دلائے گا کہ وہ کشمیری مسلمانوں کی مدد کرنے کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ اور اس وقت تک دم نہ لیں۔ جب تک کہ کشمیر کا پاکستان کے ساتھ مکمل طور پر الحاق عمل میں نہ آجائے۔ وفد کے ممبران گوجرانوالہ ایمن آباد اور گکھڑ میں پبلک جلسوں میں عوام کو خطاب کریں گے۔

ممبران وفد کشمیری مہاجرین میں تقسیم کرنے کے لئے اپنے ساتھ بے شمار تحائف لے گئے ہیں۔ وفد میں دیگر ممبران کے علاوہ اقبال شیدائی سیجر کفایت علی اور ایم۔ کے میر بھی شامل ہیں

(نامہ نگار)

عوامی لیگ کی سرگرمیوں کو برداشت نہیں کیا جائیگا (قیوم)

کانگرسی وزارت کے جرمانے معاف کر دیئے جائیں گے

کوہاٹ۔ ۱۳ جون۔ کل کشتی ناصر الدین کے مقام پر ایک اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خان عبد القیوم نے کہا۔ اس وقت جب مسئلہ کشمیر ایک نہایت ہی نازک دور سے گذر رہا ہے۔ صوبہ سرحد میں عوامی لیگ کی سرگرمیاں (جو کہ مرکز سے وابستہ نہیں ہے) ہرگز برداشت نہیں کی جائینگی۔ البتہ میری حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس کے خلاف ہر ممکن قدم اٹھایا جائے۔ کیونکہ ایسے نازک وقت میں انتشار وافتراق کی حرکات سے دشمن فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ آپ نے کہا اس نازک وقت کا تقاضا ہے کہ ہر پاکستانی حکومت کے دوش بدوش ہو کر اس مشکل مراحل کو سر کرے۔

وزیر اعظم نے کل میاں جعفر شاہ وزیر تعلیم کی معیت میں کوہاٹ کی تین تحصیلوں کا دورہ کیا۔ اس دورے میں آپ نے چند عوامی جلسوں میں شرکت کی اور متعدد سکولوں و دیگر اداروں کا معائنہ کیا۔ کھرک کے مقام پر پبلک کے وفود کو آپ نے یقین دلایا۔ کہ مسلم لیگ کی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی وجہ سے کانگرس وزارت نے ان پر جو جرمانے کئے تھے معاف کر دیئے جائینگے۔ آپ نے یہاں ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ آپ کی مرکز سے دوری کی وجہ سے حکومت سرحد آپ کی بہبود سے غافل نہیں ہے۔ ہم یہاں بھی اپنی ترقی کی سکیمیں بہت جلد جاری کرنے والے ہیں۔ تین ٹیوب ویل لگائے جا رہے ہیں۔ اور آئندہ سالوں میں ان میں اضافہ ہوتا رہے گا جب تک کہ پانی کی بہم رسانی کی تکلیف بالکل رفع ہو جائے گی۔ یہاں ہائی سکول کے نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم سرحد نے کہا۔ قوموں کا مستقبل ان کے نوجوانوں کے کندھوں پر ہوتا ہے۔ لہٰذا ضبط و تحمل اور تنظیم سے آگے بڑھو اور ملک کی ذمہ داریوں کو اٹھاؤ قائد اعظم کی نصائح کو پیش نظر رکھو۔ اور پاکستان کی سربلندی پر کوئی آنچ نہ آنے دو۔

کھانڈ کا راشن ڈیوڑھا کر دیا جائیگا

کراچی ۱۳ جون حکومت پاکستان نے رمضان المبارک کے لئے پاکستان بھر میں کھانڈ کا راشن ڈیوڑھا کر دیا ہے۔ اور اس سلسلے میں جتنی کھانڈ مزید درکار ہوگی۔ وہ تمام صوبوں اور ریاستوں میں پہنچا دی گئی ہے۔

پاکستان ہر حال میں کشمیری مسلمانوں کا ساتھ دے گا

پشاور ۱۳ جون۔ پاکستان کے وزیر مواصلات آنریبل سردار عبدالرب نشتر نے جنہوں نے کل آزاد کشمیر کے مواصلات سے متعلقہ اداروں کا معائنہ کیا۔ ایک تقریر میں ہندوستان پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ جان بوجھ کر استصواب سے گریز کر رہا ہے۔ اور وہ جوناگڑھ و حیدر آباد کی طرح کشمیر میں جس کی لاٹھی اسکی بھینس کے اصول پر عمل کر کے کشمیر پر بزور قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ آپ نے کہا کشمیر کے معاملے میں ہر مرحلے پر ہندوستان کا طریق غیر منصفانہ رہا ہے۔ وہ ہر مرحلے میں اپنا اصول بدل لیتا ہے۔ جوناگڑھ اور حیدر آباد پر قبضہ کرتے وقت وہ ہندو اکثریت کے اصول پر عمل کرتا رہا۔ لیکن کشمیر میں آتے ہی اس نے پینترہ بدل لیا حالانکہ اگر اسی قسم کے غیر منصفانہ مطالبات پاکستان کرنا چاہتا تو وہ اپنے آباؤ اجداد کے ہندوستان پر ہزار سال حکومت کرنے کا حوالہ دے کر سارے ہندوستان کا مطالبہ کر سکتا تھا۔ آپ نے کشمیری مسلمانوں کو یقین دلایا کہ رائے شماری ضرور ہوگی اور پاکستان ہر حال میں ان کا ساتھ دے گا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ولیسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر میکلیگن روڈ سے شائع کیا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق تازہ اطلاع

محمد آباد اسٹیٹ ۸ جون۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ!

آج صبح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نور نگر سرکل اور محمد آباد سرکل واٹر کورسز ۱۴-۱۵-۱۶-۱۷ کی فصلوں کا معائنہ کیا۔ حلقہ نور نگر میں ایک نئی بستی کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ حضور اقدس وہاں تشریف لے گئے اور خدام سمیت دعا فرمائی۔ حضور اقدس نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے اسم گرامی پر اس بستی کا نام "صادق پور" رکھا۔ یاد رہے کہ ۱۹۴۶ء میں جب حضور اقدس فصلوں کا معائنہ کرنے کے لئے سندھ تشریف لائے تو آپ نے تجویز فرمایا کہ بشیر آباد اور محمد آباد اسٹیٹس کے حلقوں میں آباد شدہ بستیوں کا نام بطور یادگار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشہور صحابہ کے نام پر رکھے جائیں۔ اور عملی طور پر حضور اقدس نے بعض بستیوں کے نام حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضؓ۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضؓ۔ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب۔ حضرت مولوی برہان الدین صاحب رضؓ۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب رضؓ اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی یادگار کے طور پر نور نگر۔ اسحاق نگر۔ لطیف نگر۔ برہان نگر۔ روشن نگر اور شریف آباد رکھے۔

شام کے وقت حضور اقدس نے محمد آباد سرکل واٹر کورس ۱۳ اور برہان نگر کی فصلوں کا معائنہ کیا۔

خاندان نبوت کے دیگر افراد خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ!

محمد آباد اسٹیٹ ۹ جون۔ آج صبح فصل کا معائنہ کرنے کے لئے باہر جانے سے قبل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محمد آباد اسٹیٹ کے گھوڑوں اور ان کے سامان کا معائنہ فرمایا۔ حضور اقدس نے چوہدری صلاح الدین صاحب جنرل مینجر کو ہدایت فرمائی کہ انچارج افسر کو ہفتہ میں کم از کم ایک دفعہ گھوڑوں اور زینوں وغیرہ کا معائنہ کرنا چاہیئے۔ اور دیکھنا چاہیئے کہ آیا گھوڑوں کی صحیح طور پر دیکھ بھال ہوتی ہے یا نہیں اور آیا زینوں کا سامان جو قابل مرمت ہے مرمت کرایا جاتا ہے اور چمڑے کو پالش کیا جاتا ہے یا نہیں۔

اس کے بعد حضور اقدس نے کریم نگر سرکل کی فصل کا معائنہ کیا۔ بعد نماز ظہر حضور اقدس نے ایک میٹنگ بلائی جس میں مکرم میاں عبدالرحیم صاحب اور چوہدری صلاح الدین صاحب جنرل مینجر۔ بابو غلام احمد صاحب عطاء انچارج تجرباتی فارم اور چوہدری سلطان احمد صاحب طاہر سپرنٹنڈنٹ احمدیہ سنڈیکیٹ نے بھی شرکت فرمائی۔ چوہدری عبدالغفور صاحب اکاؤنٹنٹ نے محمد آباد اسٹیٹ کا حساب پیش کیا۔

شام کے قریب حضور اقدس روشن نگر سرکل کی فصلوں کا معائنہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔

حضور اقدس کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ!

خاندان نبوت کے باقی افراد خیریت سے ہیں۔

سلطان احمد پیر کوٹی واقف زندگی

اعلان اخراج و مقاطعہ

سمیع احمد صاحب ننگلی جو واقف تحریک جدید تھے ان کو انگلستان سے واپس پاکستان آنے کا حکم دیا گیا تھا۔ انہوں نے بعض تجارتی کاموں جو ان کے ہاتھ میں تھے اپنا قبضہ کر لیا اور پاکستان آنے سے انکار کر دیا۔ حالانکہ وہ انگلستان میں سلسلہ کی طرف سے بھیجے گئے تھے اور واقف زندگی تھے۔ ان کی دینی تجارت ہو سکتی تھی اور نہ ان کا اپنا مال ہو سکتا تھا۔ اس لئے اس بغاوت کی وجہ سے ان کو سلسلہ احمدیہ سے خارج کیا جاتا ہے اور مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ مقاطعہ کی سزا کی کوئی تعیین نہیں اگر سلسلہ معاف کریگا تو معافی ہوگی ورنہ یہ مقاطعہ کی سزا جاری رہے گی۔ کسی احمدی کو ان سے خط و کتابت یا بولنے یا کسی قسم کا تعلق رکھنے کی اجازت نہ ہوگی۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

قابل توجہ عہدیداران

سیکرٹری صاحبان مال موصیوں کا چندہ بھجواتے وقت تفصیل میں ان کا وصیت نمبر ضرور درج کیا کریں۔ اس کی عدم موجودگی میں سیکرٹری صاحب مال کو لکھ کر نمبر دریافت کرنا پڑتا ہے۔ پھر ان کا جواب آنے میں کافی دیر لگ جاتی ہے۔ اس وجہ سے رقوں کو موصیوں کے کھاتوں میں درج کرنے میں بہت دیر لگ جاتی ہے جس سے موصی کو بھی پریشانی ہوتی ہے اور دفتر کا کام میں بھی حرج واقع ہوتا ہے۔ اس کام میں سیکرٹریان مال مرکز سے تعاون فرما کر مشکور فرمائیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جماعت احمدیہ سے خطاب

"خدا بڑی دولت ہے۔ اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مراد ہے۔ اس کو حاصل کرنے کیلئے جانوں کو فدا کرو۔ عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچہ کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو۔ نماز پڑھو کہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے۔ بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہری وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو۔ اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔ اور نماز میں بہت دعا کرو۔ اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔"

(اخبار الحکم ۲۴ جولائی ۱۸۹۹ء)

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی علالت

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب چھ سات روز سے کن پیڑوں کی وجہ سے بیمار ہیں۔ یہ تکلیف اب زیادہ ہو گئی ہے۔ پانچ چھ روز سے مسلسل بخار ہے۔ کل سے بخار بہت تیز ہو گیا ہے۔ سخت بے چینی اور بے خوابی بھی رہی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ براہ کرم صاحبزادہ صاحب موصوف کی صحت کاملہ کیلئے مسلسل طور پر دعا فرمائیں۔ جماعت کے بعض نہایت اہم کام میاں صاحب کے سپرد ہیں اور انکی علالت کی وجہ سے ان میں بھی توقف ہو رہا ہے۔ اس وجہ سے اور بھی زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔

سید عبدالباسط

لنڈن میں انگریز مبلغ اسلام مسٹر بشیر احمد صاحب آرچرڈ کی تقریب نکاح

لنڈن۔ مکرم مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی امام مسجد لنڈن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ہمارے انگریز نو مسلم بھائی مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ واقف زندگی کا نکاح محترمہ عائشہ صاحبہ کے ساتھ مسجد لنڈن میں پڑھا گیا۔ اس تقریب سعید پر ایک پر تکلف دعوت دی گئی۔ اللہ تعالیٰ اسے دعا ہے کہ وہ اس تعلق کو جانبین کیلئے جماعت احمدیہ اور اسلام کے لئے مبارک کرے۔

ایک چینی احمدی بھائی کا نکاح

مورخہ ۲۷ مئی سنہ ۱۹۴۹ء کو مسجد احمدیہ لابوان (بورنیو) میں ایک چینی احمدی دوست محمد شریف صاحب تیو ایک کا نکاح محترمہ زبیدہ اولک بنت محمد چیک اولک صاحب کے ساتھ مولوی محمد زہدی صاحب فضلی انچارج احمدیہ بورنیو مشن نے بعوض ایک سو بیس ڈالر مہر پر پڑھا۔

۲۹ مئی کو تقریب رخصتانہ تھی جس میں بہت سے احمدی احباب شامل ہوئے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے مبارک کرے۔

پتہ مطلوب ہے

مکرمی عبدالغفار خانصاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ ستکوہا کھوکھر (ضلع گورداسپور) اپنے موجودہ پتہ سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔

اگر یہ اعلان ان کے کسی رشتہ دار دوست کی نظر سے گذرے تو وہ بھی مطلع فرمائیں۔ پتہ مفصل ہونا چاہیئے۔

نظارت بیت المال میکلیگن روڈ لاہور

رباعی

گردش سے زمانہ کی بچانا یارب
جام اپنی محبت کا پلانا یارب
رہ جاؤں نہ مرعوب کسی کا ہو کر
کچھ ایسے طریقہ پہ چلانا یارب

دیگر

گردش سے زمانہ کی پناہ دے
کچھ رزق مجھے شام و پگاہ دے
غیروں کی نہ نظروں سے گرانا مجھ
کچھ مجھ کو بھی تو عزت و جاہ دے

ڈاکٹر محمد بدر الحسن کلیم ایم۔ بی ہومیو پا

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۱۴/ جون ۱۹۴۹ء

امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو قضا کا عہدہ پیش کیا گیا۔ تو آپ نے انکار کر دیا۔ اس جرم کے عوض میں آپ کو قید میں ڈالا گیا۔ اور قید خانہ میں آپ کو زہر دے کر ہلاک کر دیا گیا۔ آپ کو عہدہ قضا پیش کرنے والا خلیفہ ہارون الرشید تھا۔ جو اس وقت نہ صرف دنیائے اسلام میں بلکہ تمام دنیا کا سب سے بڑا بادشاہ سمجھا جاتا ہے۔ ایسی عظیم الشان حکومت کا عہدۂ قضا کوئی معمولی عہدہ نہ تھا۔ اس وقت امام اعظم سے بڑھ کر اس عہدہ کا کوئی فرد بشر حقدار نہ تھا۔ کیا بلحاظ علم اور کیا بلحاظ تقویٰ ان کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ اگر آپ اس عہدہ کو قبول کر لیتے۔ تو یقیناً دینی نقطۂ نظر سے بنی عباس کی خلافت کو چار چاند لگ جاتے۔ خلیفہ ہارون الرشید کا ان کو عہدہ قضا پیش کرنا ثابت کرتا ہے۔ کہ وہ خود بھی شریعت اسلامیہ کے فروغ کا حامی تھا۔ مگر اس کے باوجود امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس عہدہ کو ٹھکرا دیا۔

بے شک مسلمان بادشاہوں کی تاریخ میں ہارون الرشید کا عہد ایک نہایت روشن عہد سمجھا جاتا ہے۔ اس کے عہد میں مسلمانوں کا رعب تمام معلومہ دنیا پر چھا گیا تھا۔ کسی غیر مسلم حکومت کی جرأت نہیں تھی۔ کہ مسلمانوں کے مقبوضہ و محروسہ ممالک پر بری نظر ڈال سکے۔ خود ہارون الرشید نے غیر مسلموں کے ساتھ جہاد کر کے اسلامی حکومت کی دھاک تمام دنیا پر بٹھا دی تھی۔ دنیاوی نقطۂ نظر سے شاید ہارون الرشید سے بڑھ کر مسلمانوں میں کوئی صاحب شان و شوکت خلیفہ کہلانے والا بادشاہ نہیں ہوا۔ وہ تمام اسلامی دنیا میں خلیفہ اسلام سمجھا جاتا تھا اور تقریباً تمام دنیا کی مساجد میں اس کے نام کا خطبہ پڑھا جاتا تھا۔ اس وقت شاید کوئی مسلمان حاکم یا بادشاہ نہیں تھا۔ جو اسکی مہر توثیق سے حکومت نہیں کرتا تھا۔ کتنا باجبروت تھا خلیفہ ہارون الرشید۔ نہ صرف دنیاوی وجاہت میں بلکہ علمی لحاظ سے بھی اس کا عہد بے نظیر تھا۔ اس کے دربار میں عہد کے تمام فنون و علوم کے ماہرین موجود تھے۔ نہ صرف دنیاوی فنون و علوم کے ہی ماہرین بلکہ دینی علوم کے ماہرین بھی الغرض اس کا عہد ہر لحاظ سے مسلمانوں کی ترقی کا ایک شاندار عہد تھا۔ پھر خود ہارون الرشید کوئی بیدین بادشاہ نہیں تھا۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ دنیاوی لحاظ سے خلیفۂ وقت کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتے تھے۔ وہ اسکی رعایا کے ایک معمولی فرد تھے۔ لیکن خلیفۂ وقت نے آپ کی شانِ علم اور شانِ تقویٰ سے متاثر ہو کر آپ کو عہدہ قضا پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس عہدہ کے قابل نہیں۔ اس پر خلیفۂ وقت نے آپ پر کذب بیانی کا الزام لگایا۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ اگر ابو حنیفہ اپنے قول میں سچا ہے۔ تو اس لحاظ سے وہ عہدہ قبول نہیں کر سکتا۔ اور اگر وہ جھوٹا ہے۔ تو ایک اسلامی حکومت کی قضا کے قابل نہیں ہے۔ خلیفہ لاجواب ہو گیا۔ مگر اس نے آپ کو قید میں ڈال دیا۔

خلیفہ ہارون الرشید اسلامی سیاسی تاریخ میں ایک عظیم الشان مقام رکھتا ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ اس کے عہد کا ایک ادنیٰ سا دکاندار تھا۔ خلیفہ وقت اتنی طاقت رکھتا تھا۔ کہ آپ کو ہمیشہ کے لئے جیل میں ڈال دے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کی دنیاوی حیثیت اتنی تھی۔ کہ آپ کو جیل میں ہمیشہ کے لئے مقید کیا جا سکتا تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور آپ جیل میں ہی جان بحق ہوئے۔ آپ کوئی حکومت کے باغی نہیں تھے۔ آپ نے خلیفۂ وقت کے خلاف کوئی پارٹی نہیں بنائی ہوئی تھی۔ آپ کسی سیاسی گروہ کے سرگروہ نہیں تھے۔ الغرض آپ کو حکومت کے کاروبار سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ آپ صرف ایک متقی۔ پارسا مسلمان تھے۔ ایک عظیم الشان دینی عالم۔ آپ کی حکومت لوگوں کے جان و مال پر نہیں تھی۔ بلکہ ان کے دلوں پر تھی۔

آج کیا حال ہے؟ حضرت امام اعظم رح کے ساتھ خلیفہ ہارون الرشید کا مقابلہ کرنا تمام مسلمانوں کے نزدیک امام اعظم رح کی ہتک ہے۔ ہارون الرشید آپ کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ ہارون الرشید کی رعایا اس کے ساتھ ہی ختم ہو گئی۔ آج اسکی فوجی طاقت اور سیاسی برتری سے کوئی بھی خائف نہیں۔ اسکی سطوت کو کوئی نہیں مانتا۔ لیکن امام ابو حنیفہ رح کی حکومت اب بھی مسلمانوں پر قائم ہے۔ اور رہتی دنیا تک قائم رہے گی۔ آج ہارون الرشید سے بھی بڑھ کر اور اونچی شان و شوکت رکھنے والے بادشاہ آپ کی خاک پا کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنانا اپنا سب سے بڑا افتخار سمجھتے ہیں۔ ہارون الرشید کے شاہی فرمان قصہ و افسانہ ہو گئے۔ لیکن آپ کی زبان کا نکلا ہوا ایک ایک جملہ مسلمانوں کے لئے شمع ہدایت کا حکم رکھتا ہے۔ آپ نے شریعت اسلامیہ کے جو مسائل حل کئے ہیں۔ وہ جادۂ شریعت میں مینارِ روشنی بن کر ہمیشہ کے لئے استادہ ہو گئے ہیں۔ کوئی بعد میں آنے والا مفسر، مفتی یا فقیہہ آپ کے فتاویٰ کو نظر انداز کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔

کیا یہ تعجب خیز نہیں ہے۔ کہ ایک شخص جو اپنے آپ کو خلفائے راشدین المہدیین کا جانشین خیال کرتا ہے۔ جو حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اولاد میں سے ہے۔ اور اس طرح حسب و نسب کے لحاظ سے بھی اپنے آپ کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خلافت کا جائز حق دار خیال کرتا ہے۔ تمام اسلامی دنیا اس کے اس دعوے کو عملاً تسلیم کرتی ہے۔ اور وہ اسلام کے لئے تلوار کا جہاد بھی کرتا ہے۔ خلیفۃ المسلمین کا لقب ہی نہیں رکھتا۔ بلکہ اپنے عہد کے اکثر علمائے حق کے نزدیک واقعی خلیفۃ المسلمین ہے۔ لیکن آج تمام علمائے اسلام اس کو ان الحکم الا للہ کے قیام کے لئے کام کرنے والوں میں سے امام اعظم علیہ الرحمۃ کے مقابلہ میں جس کے ہاتھ میں اس کے مقابلہ میں کوئی دنیاوی طاقت نہیں تھی۔ جو ایک غریب دکاندار تھا۔ جس کو خلیفۂ وقت ایک تنکے کی طرح توڑ کر رکھ دیتا ہے۔ کوئی حیثیت دینے کو تیار نہیں۔ کیا امام اعظم علیہ الرحمۃ ان الحکم الا للہ کے قیام میں سعی و کوشش کرنے کے لحاظ سے ہارون الرشید پر بدرجہا فائق نہیں تھے؟ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ ان الحکم الا للہ کا کام کرنے والے حکومتوں کا منہ نہیں دیکھتے۔ بلکہ ان کو حکومت کوئی دینی عہدہ بھی تفویض کرنا چاہتی ہے۔ تو وہ اسکو ٹھکرا دیتے ہیں۔ اگر حکومت کے بغیر ان الحکم الا للہ کا کام نہ ہو سکتا۔ تو امام اعظم رح کے لئے اس سے اچھا موقعہ کونسا تھا۔ جب خلیفۂ وقت نے آپ کو قضاء کا عہدہ پیش کیا تھا۔ لیکن آپ نے جو فیصلہ کیا۔ وہ کس نقطۂ نظر سے کیا۔ کیا اس لئے نہیں کیا تھا۔ کہ وہ ان الحکم الا للہ کا اعلان عہدہ قضا پر متمکن ہو کر ویسی آزادی سے نہیں کر سکیں گے۔ جیسی کہ ان کو حکومت کی طرف سے عہدہ قبول کرنے کے بغیر حاصل تھی۔ کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ کم از کم امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی دانست میں ان الحکم الا للہ کا کام حکومت کا پابند نہیں۔ بلکہ اس کا دائرہ حکومت سے کہیں وسیع تر ہے۔ اس کے معنی دلوں پر حکومت ہے۔ نہ کہ جسموں پر حکومت۔ خلیفۃ المسلمین ہارون رشید کو امام اعظم کے جسم پر بے شک اختیار تھا۔ مگر آپ کی روح پر اختیار نہیں تھا۔

پھر بتایا جائے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا صحیح خلیفہ کون تھا۔ ہارون رشید یا امام اعظم علیہ الرحمۃ۔ وہ جس کے پاس فوجیں تھیں۔ جس کے ہاتھ میں اسلام کے نام پر جہاد کرنے کے لئے تلوار تھی۔ جس کو مسلم اور غیر مسلم دنیا نے مسلمانوں کا خلیفۂ وقت تسلیم کر لیا تھا۔ یا وہ جس نے حکومت کے خلاف علم بغاوت بھی بلند نہیں کیا تھا۔ بلکہ حکومتی کاروبار سے اتنا بھی تعلق نہیں رکھنا چاہتا تھا۔ کہ سب سے بڑا دینی عہدہ ہی اپنے قبضہ میں کر لیتا۔

سوچنے کی بات یہ ہے۔ کہ امام اعظم علیہ الرحمۃ اگر ان الحکم الا للہ کو حکومت کے ساتھ وابستہ سمجھتے اور یہ سمجھتے کہ حکومت کے بغیر تبلیغ اسلام کا کام ناممکن ہے۔ تو وہ کیوں خلیفہ ہارون رشید کے خلاف پارٹی نہ بناتے۔ اور اپنی پارٹی کو تقویت دینے کے لئے عہدہ قضا کیوں نہ قبول کرتے۔

پھر کیا امام اعظم علیہ الرحمۃ ہارون الرشید کی خلافت کو دینی حکومت سمجھتے تھے؟ اگر ایسا ہوتا۔ تو وہ کیوں عہدہ قضا قبول نہ کرتے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ وہ اس کو قطعاً دینی حکومت نہیں سمجھتے تھے۔ اس کے باوجود انہوں نے صرف اس کا عہدہ قضا رد کیا۔ کیا وہ دین کو نہیں سمجھتے تھے۔ کیا ان کو معلوم نہیں تھا۔ کہ ان الحکم الا للہ کے کیا مقتضیات ہیں۔ یقیناً وہ جانتے تھے۔ وہ اچھی طرح سمجھتے تھے۔ کہ وہ عہدہ قضا قبول کر کے سیاست کی آلودگیوں سے ملوث ہو جائیں گے۔ اور سیاسی دلدل میں پھنس کر رہ جائیں گے۔ اور اور ان الحکم الا للہ کے مقتضیات کو باحسن وجوہ پورا نہیں کر سکیں گے۔ اس لئے انہوں نے کوئی سیاسی پارٹی بنا کر حکومت وقت کو متزلزل کرنے کی کوشش نہ کی۔ اگر وہ چاہتے تو ایسا کر سکتے تھے۔ خلافت عباسیہ کے دشمن ہر جگہ موجود تھے۔ وہ ان کی رہنمائی کر کے اس پر ضرب کاری لگا سکتے تھے۔

وہ شخص جس نے ایسی حکومت کے خلاف بھی کوئی بغاوت نہ کی۔ جس کا عہدہ قضا اس نے ٹھکرا دیا۔ اور اس کے خلاف کوئی پارٹی اس غرض سے نہ بنائی۔ کہ اسکو مٹا کر اسکی جگہ دینی حکومت قائم کرے۔ ان الحکم الا للہ کے قیام کے لئے اتنا عظیم الشان کام سرانجام دے گیا ہے۔ کہ اسلامی دنیا میں امام اعظم کہلاتا ہے۔ اور رہتی دنیا تک کہلاتا رہے گا۔ تو پھر کیا اے علمائے اسلام آپ پاکستان میں دینی حکومت کے قیام کے بغیر ان الحکم الا للہ کے لئے کچھ بھی نہیں کر سکتے؟ جب امام اعظم علیہ الرحمۃ کر سکتے تھے۔ تو آپ کیوں نہیں کر سکتے؟ آپ واقعی نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ آپ نے ان الحکم الا للہ کے معنی محدود کر دیئے ہیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہ کے معنی یہ ہیں کہ اسلام کا غلبہ تلوار سے ہو گا۔ اس لئے پہلے آپ حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں۔ اور سیاسی دلدل میں پھنس گئے ہیں۔ امام اعظم علیہ الرحمۃ اس کے یہ معنی نہیں لیتے تھے۔ وہ اس سے وسیع تر معنی لیتے تھے۔ اسی لئے وہ سیاسی دلدل میں نہ پھنسے اور اسلام کے لئے ایسا عظیم الشان کام کر گئے۔ کہ آج آپ بھی ان کو امام اعظم تسلیم کرنے کے لئے مجبور ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانہ کے مصلح ہیں

هُوَ الَّذِىْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

(۶)

(از ابوالبشارت مولوی عبدالغفور صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

وہی مولوی محمد حسین بٹالوی جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو نہایت متقی۔ خادم اسلام اور تقوٰی شعار تسلیم کرتا تھا۔ حضور علیہ السلام کے دعوٰی کے بعد آپ کا اشد ترین مخالف ہو جاتا ہے۔ اور وہ بڑے زور کے ساتھ اعلان کرتا ہے۔ "اشاعۃ السنۃ کا خصوصیت کے ساتھ فرض ہے۔ کہ وہ اس فتنۂ قادیانی کو روکے۔ اور ہمہ تن اس کے دعاوی کے روکنے کے درپے ہو۔ اس کے اصول باطلہ کا ابطال کرے۔ اس کی موجودہ جماعت وجمعیت کو تتر بتر کرے۔ اور آئندہ مسلمانوں خصوصًا اہلحدیثوں کو اس جماعت میں داخل ہونے سے روکے۔ اشاعۃ السنۃ کا ایک فرض اور اس کے ذمہ ایک قرض تھا۔ کہ اس نے جیسا کہ اس کو دعاوی قدیمہ کی نظر سے آسمان پر چڑھایا تھا۔ ویسے ہی دعاوی جدیدہ کی نظر سے اس کو زمین پر گرا دے۔" (اشاعۃ السنۃ جلد ۹ صفحہ ۵)

اس مقصد کے پیش نظر وہ سارے ملک میں پھر کر قریبًا دو صد بڑے بڑے علماء سے مل کر آپ کے خلاف فتوے کفر تیار کر کے آپ کے خلاف مخالفت اور منافرت کی ایک آگ لگا کر قرآن کریم کے اس فرمان کی حرف بحرف اپنے عمل سے تصدیق کر دیتے ہیں۔ "همت كل امة برسولهم ليأخذوه وجادلوا بالباطل ليدحضوا به الحق فاخذتهم فكيف كان عقاب۔" (پ ۲۴ ع ۱) کہ ہر قوم نے اپنے اپنے رسول کے خلاف بڑے بڑے منصوبے سوچے کہ کسی طرح اسکو گرفت میں لے آویں۔ اور اس کے ساتھ باطل دلائل لے کر مقابلہ میں اتر آئے۔ کہ کسی طرح حق کو نیچا دکھائیں۔ مگر خدا نے ان کے منصوبوں کو خاک میں ملایا۔ اور ان کو پکڑ کر خوب سزائیں دیں۔ فتوے دینے والے علماء کے پاس آ جا کر فتوٰی بازی ہی ایک خوبی رہ گئی تھی۔ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر فتوے دیتے ہیں۔ چنانچہ فتوے دینے والوں میں سے ایک بڑے مولوی یعنی نذیر حسین دہلوی نے لکھا۔ کہ "مرزا قادیانی دین اسلام خصوصًا مذہب اہلسنت سے خارج ہے مسلمانوں کو چاہیئے۔ ایسے دجال۔ کذاب (معاذ اللہ) سے احتراز کریں۔ اور اس سے دینی معاملات نہ کریں۔ جو اہل اسلام میں ہونے چاہئیں۔ نہ اسکی صحبت اختیار کریں۔ نہ اسکو ابتداءً سلام کریں۔ اور نہ اسکو دعوت مسنون میں بلائیں۔ اور نہ اسکی دعوت قبول کریں۔ نہ اس کے پیچھے اقتدا کریں۔ اور نہ اسکی نماز جنازہ پڑھیں۔ (فتوٰی صفحہ ۵)

چنانچہ ایسے فتوؤں کے ذریعہ علماء کی لگائی ہوئی آگ بھڑکی اور تمام اپنے اور بیگانے۔ تمام عالم و جاہل۔ سب پیر و فقیر۔ سب گوشہ نشین و گدی نشین۔ غرض ہر قسم کے لوگ اور تمام قومیں آپ کے خلاف برسرپیکار ہو گئیں۔ نہ مسلمان کہلانے والوں نے مخالفت میں کوئی کمی کی۔ نہ ہندو قوم نے مخالفت کرنے میں کوئی کسر چھوڑی۔ نہ عیسائی قوم نے مخالفت کرنے اور ایذا رسانی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت کیا۔ سب ہی نے الگ الگ اور اکٹھے ہو ہو کر زور لگایا کہ کسی طرح سے یہ بیج جو خدا تعالیٰ کے ہاتھوں سے دنیا کی بہبودی اور فلاح کے لئے لگایا گیا ہے۔ اگنے اور بڑھنے اور پھلنے پھولنے نہ پائے۔ اس لحاظ کہ مخالفین بڑے فخر سے کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ طائفہ مرزائیہ امرتسر میں بڑے ذلیل و خوار ہوئے۔ جمعہ و جماعت سے نکالے گئے۔ اور جس مسجد میں جمع ہو کر نمازیں پڑھتے تھے۔ اس میں سے بے عزتی کے ساتھ بدر کئے گئے۔ اور جہاں فیض باغ میں نماز پڑھتے تھے۔ وہاں سے حکمًا روکے گئے۔ نیز اور بہت سی قسم کی ذلتیں اٹھائیں۔ معاملہ و برتاؤ مسلمانوں سے جدا ہو گیا۔ عورتیں منکوحہ و مخطوبہ بوجہ مرزائیت چھینی گئیں۔ مردے ان کے بے تجہیز و تکفین اور بے جنازہ گڑھے میں دبائے گئے۔ (اظہار مخادعت صفحہ ۲)

پیارے ناظرین! یہ سب کچھ ہوا۔ مگر جو بیج رب العالمین کے ہاتھوں لگایا جائے۔ کس کی طاقت ہے۔ کہ اسکو کچھ نقصان پہنچا سکے۔ حاسدوں کے حسد اور شریروں کے منصوبے سب بیکار اور بے اثر ثابت ہوتے ہیں۔ اور وہ بیج سب کی آنکھوں کے سامنے بڑھتا۔ پھولتا اور پھلتا ہے۔

خدا کی نصرت

چوتھی علامت:۔ الٰہی ماموروں کی صداقت کی چوتھی علامت یہ ہوتی ہے۔ کہ دعوٰی ماموریت کے بعد جب ہر قسم کے لوگ ہر رنگ کی مخالفت کی آگ اس کے خلاف بھڑکا دیتے ہیں۔ تو اس مامور من اللہ کا زبردست طاقتوں والا خدا ان کو تسلی دیتا ہوا فرماتا ہے۔ "انا لننصر رسلنا" (پ ۲۴ ع ۱۱) کہ ہم اپنے رسولوں کی مدد کریں گے۔ پھر فرماتا ہے۔ "کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی" میں نے اپنے رسولوں کی مدد اور ان کی نصرت کا خود ذمہ اٹھا لیا ہے۔ دشمنوں کی کوششیں عبث اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل ہوں گے۔

الٰہی نصرت اور غلبہ کی صورتیں

ناظرین کرام! اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بیان فرمودہ نصرت اور الٰہی کا غلبہ جو اس کے نبیوں کے شامل حال ہوتا ہے۔ اس کی کئی صورتیں ہوتی ہیں۔

(الف) اللہ تعالیٰ کی نصرت اور اسکی تائید کی ایک صورت یہ ہوتی ہے۔ کہ "ويمكرون ويمكر الله والله خير الماكرين۔" (سورہ انفال ع ۴) کہ مخالفین انبیاء جب نبی کی مخالفت میں ہر ممکن کوشش کر کے اس کو تباہ و برباد کرنے اور اسکی بیخ کنی کرنے کے لئے رنگا رنگ کے منصوبے سوچتے اور طرح طرح کی تدابیر اختیار کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو ان کے ہر منصوبے اور ہر تدبیر میں نامراد کرتا اور اپنے نبی کو "واللہ یعصمک من الناس" (مائدہ ع ۱۰) کے وعدے کے مطابق ہر شریر کی شرارت کے انجام سے محفوظ رکھ کر اہل بصیرت کے لئے ان کی سچائی کا ثبوت بہم پہنچاتا رہتا ہے۔ اگر شداد جیسے شدید دشمن اور نمرود جیسے مردود مخالف حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسی رحیم و کریم و بزرگ و برتر ہستی کو آگ میں جلا کر اپنے سینہ کی بغض و حسد کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے سامان کرتے ہیں۔ تو بظاہر بے کس و بے بس ابراہیم علیہ السلام کا خدا "یا نار کونی بردًا و سلامًا" (انبیاء ع ۵) کا حکم دیکر بھڑکائی ہوئی آگ کو ابراہیم کے لئے تو گل و گلزار کے رنگ میں تبدیل کر دیتا ہے۔ مگر شداد و نمرود کے سینہ کی آگ اور بھی شعلہ زن ہو کر ان کی ہلاکت کا باعث بن کر "فی النار والسقی" کر دیتی ہے۔ پھر اگر فرعون جیسا سنگدل دشمن حضرت موسٰی جیسی بظاہر کمزور ہستی کے خلاف "ذرونی اقتل موسٰی" کا اعلان کر کے ان کو اتھاہ گہرائی والے سمندروں کی طرف دوڑنے کے لئے مجبور کرتا ہے۔ تو موسٰی علیہ السلام کا خدا فرعون کی خون آشام تلوار کو ناکارہ کر کے اور گہرے پانیوں میں سے راستہ نکال کر حضرت موسٰی علیہ السلام کے لئے تو اپنے وعدہ کے مطابق راحت کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ مگر فرعون کی آنکھوں کے سامنے اسکی قوت و شوکت کے سامانوں کو غرق کرنے کے بعد اس کو اسکی اپنی ہلاکت کا ایسا منظر دکھاتا ہے۔ کہ جس کے ماتحت اسکو مجبورًا کہنا پڑتا ہے "اٰمنت برب موسٰی وھارون" کہ میں مانتا ہوں۔ کہ حضرت موسٰی علیہ السلام کا خدا ہی زبردست طاقتوں کا خدا ہے۔ جس نے میری ہر تدبیر کا خاکہ اڑا کر میرے سامنے موسٰی علیہ السلام کو میرے ہاتھ سے بچایا۔ اور اس کے بعد اپنی عزیز جان حضرت موسٰی علیہ السلام کے خدا کے حوالے کر کے اہل بصیرت کے لئے نشان صداقت قائم کر جاتا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

پھر یہودنا مسعود جیسے بدبخت ظالم انسان حضرت عیسٰی جیسے بے ضرر انسان (جو بے گھر و بے در ہونے کی وجہ سے کہتے تھے "لومڑیوں کے لئے ماندیں ہیں۔ اور چڑیوں کے لئے بسیرے پر ابن آدم کو اتنی جگہ نہیں۔ کہ اپنا سر رکھے۔ لوقا ۵۸) کو حاکم وقت کے ذریعہ پھانسی پر لٹکا کر نعوذ باللہ جھوٹا اور لعنتی انسان ثابت کرنا چاہتے تھے۔ پر ایسے پاکیزہ انسان کے خدا نے "انا لننصر رسلنا" کے وعدہ کے مطابق ان کے لئے تیار کردہ صلیب کو حضرت ابراہیم کی آگ کی طرح بیکار اور حضرت موسٰی علیہ السلام کے خلاف منصوبوں کی طرح پاش پاش کر کے آپ کو صلیبی موت سے محفوظ رکھا اور "اويناهما الى ربوة ذات قرار و معين۔" کے فرمان کے مطابق تو کشمیر جیسی گل و گلزار اور میٹھے پانیوں سے معمور وادی میں جگہ دی۔ پر یہود نا مسعود کو ہمیشہ کی لعنت اور غضب کے نیچے رکھ کر اہل بصیرت کے لئے دلیل صداقت بیان کر دی۔

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسے محسن کل اور نور خدا کے پیکر کو جب غار ثور میں جنگ بدر میں۔ جنگ احد میں۔ اور دیگر کئی ایک موقعوں پر کفار عرب نے اپنے بد ارادوں کا نشانہ بنانا چاہا۔ تو ہر ایسے نازک موقعہ پر اللہ تعالیٰ کے پاک فرمان "کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی" نے جلوہ فرمایا۔ اور آپ کے ذریعہ "واللہ یعصمک من الناس" کے وعدہ کی صداقت ثابت کر کے کفار کے ہر منصوبے کو نہ صرف بیکار کر دکھایا۔ بلکہ آپ کے خلاف منصوبے کرنے والوں کو رنگا رنگ کے مصائب و آلام نے اپنا شکار بنا کر اہل بصیرت کے لئے دلیل صداقت قائم کر دی۔

پس اے احباب کرام نصرت کے اس طریقہ کے مطابق بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانہ کے سچے ہادی و رہنما ثابت ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے۔ آپ کے خلاف سب قوموں اور ان کے بڑے بڑے لوگوں نے ہر قسم کے بد ارادوں کو بروئے کار لانا چاہا۔ آپ کے خلاف کفر کے فتوے تیار کر کے لوگوں کو مشتعل کیا گیا۔ ہتک عزت کے دعوے کر کے کچہریوں میں بدنام کرنے کی کوشش کی گئی۔ قتل کے مقدمات کر کے پھانسی دلانے کے مکروہ منصوبے کئے گئے۔ خود قتل کرنے اور کرانے کی تدابیر اختیار کی گئیں۔ مگر وہ زبردست اور طاقتوں والا خدا جس نے فرمایا ہوا ہے "لاغلبن انا ورسلی" کہ میں اور میرے رسول ہی غالب آیا کریں گے۔ وہ آپ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کو قبل از وقت دشمنوں کے منصوبوں کے ناکارہ ہونے اور آپ کے غالب آنے کی خبر دیتا رہا۔ جن کی بنا پر آپ نے پرشوکت اور یقین سے لبریز الفاظ میں اعلان فرمایا:۔ "میں ہرگز ضائع نہیں ہو سکتا۔ دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں۔ اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل ہیں۔ اے نادانو اور اندھو! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا۔ جو مجھے ہلاک کریگا۔ یقینًا یاد رکھو اور کان کھول کر سنو۔ کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں۔ اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا۔ اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دیگا۔ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دیگا۔ کبھی نہیں کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ۔ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دیگا۔ میں اس کے ساتھ۔ وہ میرے ساتھ۔ کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی"

(انوار الاسلام صفحہ ۲۱-۲۲)

(باقی)

کھوٹا کھرا

(از محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ)

جیسا کہ ابتدائے آفرینش سے یہ سنت اللہ چلی آتی ہے کہ جب خدا تعالےٰ کسی قوم کی طرف کوئی مصلح بھیجتا ہے اور ابتداء میں سوائے چند افراد کے باقی قوم اس کا تمسخر اڑاتی ہے اور اس کے دعویٰ کو قبول کرنے سے انکار کرتی ہے تو خدا تعالےٰ اپنا عذاب مختلف صورتوں میں ان پر نازل کرتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی سنت اللہ ہے کہ خدا تعالےٰ اپنی مرسلوں کی جماعتوں کو مختلف قسم کی آزمائشوں میں ڈال کر آزماتا بھی ہے تاکہ کھوٹے کھرے کی پہچان ہو سکے اور مومن و منافق میں امتیاز قائم ہو جائے۔ اس کے متعلق قرآن شریف میں خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے لنبلونکم من الخوف والجوع ونقص من الاموال والثمرات یعنی ہم ضرور آزمائیں گے تم کو بھی ایسے حالات پیدا کر کے کہ تم گھبرا جاؤ گے اور تمہارے دل میں خوف پیدا ہو گا۔ اور کبھی غربت کی حالت تم پر وارد کریں گے۔ تمہیں بھوکے بھی رہنا پڑے گا۔ تمہیں مالی نقصان بھی پہونچیگا۔ تمہارے املاک ضائع کئے جائیں گے الغرض خدا تعالےٰ نے ہماری آزمائش کے لئے مختلف صورتیں رکھی ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہر حال میں آزمائش میں پورے اتریں اور ان حالات کو دیکھ کر گھبرا نہ جائیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ روحانی جماعتوں کی تاریخ اس قسم کے واقعات سے بھری پڑی ہے حضرت نوحؑ۔ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسیٰؑ حضرت عیسیٰؑ اور پھر خود حضرت خاتم النبیین رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی یہ دور آئے کیا بلحاظ جماعت اور کیا بلحاظ افراد ان کو سخت سے سخت اذیتیں دی گئیں اور پھر ان کو یا ان کے ماننے والوں کو کسی نہ کسی رنگ میں ہجرت بھی کرنی پڑی۔ مگر ان کے دل چونکہ یقین سے پر اور ایمان کے نور سے جگمگا رہے تھے ان مصائب اور تکالیف کی وجہ سے ان کا خدا تعالےٰ پر اعتقاد اور ایمان بڑھتا چلا گیا۔ وہ جانتے تھے کہ یہ ہجرت جو انکو کرنی پڑی ہے اس کی خبر تو پہلے سے ہی خدا تعالےٰ کے برگزیدہ رسولوں کو دی جا چکی ہے اور نہ صرف یہ کہ یہ ان کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہے بلکہ اور لوگوں کے لئے بھی ایک نشان مہیا کر رہی ہے۔

جس طرح محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صحابہ پر آزمائش کا دور آیا۔ اسی طرح احمد قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی جماعت کے لئے بھی یہ زمانہ آزمائش کا زمانہ ہے۔ بہت سے کمزور ایمان والے اور منافق طبع لوگ مرکز سے جدائی کو یہ سمجھے کہ اب احمدیت کا شیرازہ بکھر جائے گا۔ ان کے ایمان ڈگمگائے اور مختلف قسم کی چہ میگوئیاں کرنے لگے یہاں تک کہ ان میں سے بعض نے یہ کہہ دیا کہ ہمیں تو اسی ناؤ پر بھروسہ تھا مگر اب تو وہ بھی ڈوبتی نظر آتی ہے۔ ان کی اندھی آنکھوں اور ایمان سے تہی دلوں نے اس کشتی کو ڈوبتے محسوس کیا۔ مگر کاش کہ وہ دیکھتے۔ ہاں بصیرت کی نظروں سے اور ایمان سے بھرے ہوئے دلوں سے دیکھتے کہ احمدیت کی کشتی ڈگمگا نہیں رہی بلکہ یہ تو اس کے عروج پر پہنچنے کا آخری جھٹکا تھا جو اس کو لگا۔ گو ان کی آنکھوں نے اسے ہچکولے کھاتے دیکھا مگر دراصل یہ احمدیت کی ناؤ نہیں تھی بلکہ یہ تو کشتی تھی ان کے اپنے ایمان کی جو اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبتی جا رہی تھی۔ ان کا اعتقاد خدا تعالےٰ پر سے اٹھ رہا تھا۔ ان کے دل ایمان سے تہی۔ اور ان کی روح منافقت کی تاریکیوں میں چھپی چلی جا رہی تھی۔ مگر ایک سچے مومن نے کیا دیکھا؟ اس نے ا[ن] ہجرت۔ اس بے سر و سامانی اور اس لامرکزیت میں سینکڑوں پیشگوئیاں چھپی ہوئی دیکھیں اور احمدیت کو ترقی اور عروج کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے پایا۔ اللّٰھم زدفزد۔

اب ہماری ہجرت جو قادیان سے ہوئی اس کی خبر بھی خدا تعالےٰ نے اپنے محبوب بندے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے موعود خلیفہ کو کئی سال قبل دیدی تھی اور نہ صرف یہ کہ ہجرت کی ہی خبر تھی بلکہ اس کے ساتھ ہی احمدیت کی ترقی اور قادیان کی واپسی اور اس کی شاندار فتح کی خبر بھی آپ کو دیدی گئی تھی۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ہماری ہجرت کی خبر آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے دیدی تھی اور نہ صرف یہ خبر دی تھی بلکہ ہم لوگوں کو بشارت بھی دی تھی کہ جب ایسے حالات آئیں تو تم گھبرانا مت بلکہ تسلی رکھنا۔ کیونکہ اس ہجرت کے ساتھ احمدیت کی شاندار فتوحات مقدر ہیں جیسا کہ اسلام کا عروج کا زمانہ ہجرت کے بعد شروع ہوتا ہے ویسا ہی احمدیت کی ترقی کا زمانہ ہجرت کے بعد سے شروع ہوگا

پھر حدیث میں بھی آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدأ الاسلام غریباً وسیعود کما بدأ فطوبیٰ للغرباء۔ یعنی اسلام غریب الوطنی کی حالت میں شروع ہوا اور پھر ایک زمانہ میں ایسا ہی ہو جائے گا جیسا کہ شروع ہوا تھا۔ پس مبارک ہو غریب الوطنی اختیار کرنے والوں کو۔

اب جبکہ ہجرت کی پیشگوئی کو ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہونے دیکھتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ہم ان پیشگوئیوں کو جن میں ان ترقیات کا ذکر ہے جو ہجرت کے ساتھ وابستہ ہیں اور جن میں قادیان کی واپسی اور احمدیت کی شاندار فتح کے متعلق بشارات ہیں نظر انداز کر کے پس پشت ڈال دیں۔ ہمارا تو یہ ایمان ہونا چاہیئے کہ جس طرح خدا تعالےٰ نے ہجرت کی پیشگوئی پوری فرمائی اسی طرح بلکہ ان سے بڑھ کر ان پیشگوئیوں کو بھی پورا کرے گا جو قادیان کی واپسی اور احمدیت کی ترقی کے ساتھ وابستہ ہیں۔

کیا کبھی وہ گھبرا دینے والے اور روح فرسا حالات جو بعض وقت ہم لوگوں کو پیش آئے ہمارے ایمانوں کو کمزور کر سکتے ہیں؟ نہیں اور ہرگز نہیں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ شاندار الہام جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ کی ہجرت سے پہلے ہوا تھا اور اس میں اسلام کی آئندہ ترقیات و فتوحات کی خبر مضمر تھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی ہوا۔ وہ الہام کیا ہے ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد۔ یعنی وہ قدیر و کریم خدا جس نے قرآن مجید جیسی عظیم المرتبت کتاب کی خدمت تیرے سپرد کی وہ ضرور بضرور تجھے مرکز کی طرف واپس لوٹائے گا۔

دیکھئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے ساتھ ہی اسلام کی ترقی کی ابتداء ہوتی ہے۔ پہلے اسلام صرف چند لوگوں تک پہنچا تھا۔ مگر جونہی ہجرت ہوئی۔ اسلام کی تعلیم دن دوگنی رات چوگنی پھیلتی چلی گئی۔ یہانتک کہ وہ آفاق عالم پر چھا گئی۔ اور اسی قسم کی ترقی کا وعدہ خدا تعالےٰ نے احمدیت کے ساتھ بھی کیا ہے یعنی یہ چراغ بھی بڑھتے بڑھتے اتنا بڑھے گا کہ وہ سورج بن جائے گا اور ساری دنیا کو روشنی پہنچائے گا۔

غور کرو اس حالت پر جو ہجرت کے وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کی تھی۔ اس وقت آپ کو اتنی طاقت بھی حاصل نہیں تھی کہ آپ دن کے وقت اپنے عزیز وطن کو الوداع کہتے۔ آپ مکہ سے ہجرت کرتے ہیں تو چھپ کر اور رات کے اندھیرے میں دشمن آپ کے گھر کا گھیرا ڈالے ہوئے ہے حضرت علیؓ کو آپ اپنے بستر پر لٹاتے ہیں۔ تاکہ دشمن آپ کو سوتا ہوا سمجھیں۔ اور خود اپنے رفیق و دوست حضرت ابوبکر صدیق کو ساتھ لے کر رات کی تاریکی کے پردے میں نکل جاتے ہیں۔ اور پھر دیکھو اس شاندار فتح کو کہ کس بے کسی کی حالت میں آپ مکہ سے نکلے تھے اور کس شاندار رنگ میں آپ دوبارہ مکہ میں داخل ہوئے۔ آپ کے صحابہ اسلام کی کسی مہم کو دیکھ کر گھبرائے نہیں تھے بلکہ ان کے دل خدا تعالےٰ پر ایمان سے معمور تھے۔ وہ ایک لمحہ کیلئے بھی ہراساں نہیں ہوتے تھے کہ یہ کیا ہو گیا۔ اور کیا ہوگا۔ ان کو یقین تھا کہ اگر خدا تعالےٰ کوئی زندہ خدا ہے تو وہ کبھی بھی اسلام کو مٹنے نہیں دے گا بلکہ وہ اپنے ہاتھ سے اس پودے کو سینچے گا جو اس نے خود لگایا ہے۔ ہمارے دل بھی خدا تعالےٰ پر اسی قدر ایمان اور اعتقاد سے بھرے ہوئے ہونے چاہئیں جیسا کہ صحابہ کے تھے۔ اور ہمیں بھی خدا تعالےٰ سے وہی توقعات اور امیدیں وابستہ رکھنی چاہئیں جو صحابہ کرام کو تھیں۔ اور خدا کے فضل سے جماعت کے بیشتر حصہ کی یہی حالت ہے۔ البتہ ایک حصہ ضرور کمزور ہے اور ضرورت ہے کہ وہ ہوشیار ہو کر اپنے آپ کو گرنے سے سنبھالے اور وہ بات نہ ہو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام میں ایک کمزور روح کے متعلق بتائی گئی ہے کہ "میں سوتے سوتے جہنم میں پہنچ گئی" باقی رہے منافق لوگ سو وہ اسی کشتی کے ہیں جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے منافق تھے۔ اور اگر انہوں نے توبہ نہ کی تو سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ؛

درخواستہائے دعاء

(۱) خاکسار کا بڑا لڑکا الیاس احمد کئی دنوں سے بیمار ہے اس کی صحت کیلئے احباب سے درخواست دعا ہے۔ محمد یعقوب کارکن تحریک جدید

(۲) میرا بھانجا عزیز حمید سخت بیمار ہے حرام مغز یعنی ریڑھ کی ہڈی کا اپریشن کیا گیا ہے مگر ابھی بھی ایک بازو اور ایک ٹانگ حرکت کرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے تشویش ہو رہی ہے۔ احباب اس کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

محمد ذکاء اللہ خاں از پتوکی

(۳) میرا لڑکا عزیز ناصر محمد بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

ماسٹر عطا محمد احمدی قصور

(۴) میں نے اس سال ادیب فاضل کا امتحان دیا ہے احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

امۃ الحفیظ ثریا بنت مہاشہ محمد عمر صاحب

دعائے مغفرت

میری اکلوتی بیٹی صفیہ بیگم بارہ دن بیمار رہ کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملی انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ عابد حسین زرگر موضع جسوکے

اللہ تعالیٰ نے تم سے تمہاری جانیں اور مال خرید لئے ہیں

تحریک جدید اس پیشگوئی کے ماتحت جنت کو پیش کر کے تم سے مطالبہ کرتی ہے کہ تم اپنے مال اور اپنی جانیں پیش کر دو

(۱) آپ نوٹ فرما دیں۔ کہ تحریک جدید کے سالِ رواں میں سے چھ ماہ کا عرصہ گذر چکا۔ اور ساتواں مہینہ جا رہا ہے۔ اسی عرصہ میں آپ نے تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنا ہے۔

(۲) تحریک جدید میں حصہ لینے والے وہ ہیں۔ جو خدا کے فضل و کرم سے تا قیامت ثواب حاصل کرتے چلے جائینگے۔ کیونکہ تحریک جدید کی تبلیغی سکیم کے ذریعہ بیرونی ممالک میں جو لوگ اسلام اور احمدیت میں شامل ہونگے۔ ان میں تحریک جدید میں مالی حصہ لینے والوں کا حصہ بھی ہے۔ پس آپ کو اپنا وعدہ جلد سے جلد ادا کرنا ضروری ہے۔ تحریک جدید آپ سے اپیل کرتی ہے۔ کہ آپ اپنا دفتر اول کے پندرھویں سال اور دفتر دوم کے سال پنجم کا وعدہ ۲۹ر رمضان المبارک تک مرکز پاکستان ربوہ میں داخل فرما کر ثواب لیں۔ تا آپ کا نام بھی حضرت کے حضور ۲۹ر رمضان المبارک کو دعا کے لئے پیش ہو جائے۔

(۳) "قرآن کریم میں متواتر آتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے اُن کا مال اور جانیں لے لی ہیں۔ اور اس کے بدلہ میں اُن سے جنت کا وعدہ کیا ہے۔ اور یہی چیز تحریک جدید نے پیش کی ہے۔ ایک طرف وہ نوجوانوں سے کہتی ہے کہ آؤ اور خدمت دین کے لئے اپنی جانیں پیش کرو۔ اور دوسری طرف کہتی ہے۔ کہ آؤ اور اپنے مالوں کو پیش کر دو۔ یہی وہ چیز ہے جو قرآن کریم نے بیان فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے تمہاری جانیں اور تمہارے مال خرید لئے ہیں"۔

(۴) "تحریک جدید اس پیشگوئی کے ماتحت جنت کو پیش کر کے تم سے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ تم اپنے مال اور اپنی جانیں پیش کر دو۔ کیونکہ قوم کی گاڑی دو ہی بیلوں سے چلا کرتی ہے۔ اور وہ جان اور مال ہیں"۔

(۵) "کوئی شخص اگر مال کی قربانی کی توفیق نہیں پاتا۔ تو وہ اپنی جان پیش کر دیتا ہے۔ خود فاقے کرتا ہے۔ اور خدمتِ دین کرتا ہے۔ جس کے پاس مال ہوتا ہے۔ اور عام حالات میں جانی قربانی کی توفیق نہیں پاتا۔ وہ اپنا مال پیش کر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ روپیہ لو۔ اور اس سے لٹریچر شائع کرو۔ ریلوں اور جہازوں میں جاؤ اور باہر تبلیغ کرو۔ یہ دونوں ہی مطالبہ ہوتے ہیں۔ جو تحریک جدید میں شامل ہیں"۔

(۶) حضور کے یہ ارشادات پیش کر کے گذارش ہے کہ آپ نے اپنے آپکو مالی قربانی کے لئے پیش کر کے حضور سے عہد کیا ہے۔ کہ میں اس قدر روپیہ ادا کروں گا۔ چونکہ تحریک جدید کو تبلیغ کی اسکیم کیلئے روپیہ کی ضرورت ہے اس لئے آپ اپنا وعدہ پورا کریں۔ یہ تو اُمید ہے کہ ۳۰ر نومبر تک جو آخری میعاد ہے آپ کا وعدہ خدا کے فضل سے پورا ہو جائیگا۔ لیکن تحریک جدید اپنی ضرورت کے پیش آپ سے کہتی ہے۔ کہ آج سے ہی ایسا ماحول پیدا کریں۔ کہ ۲۹ر رمضان المبارک تک وعدہ سو فی صدی پورا ہو جائے۔

(۷) "تحریک ستمبر" میں شامل ہونے والے احباب نوٹ فرمائیں۔ وہ اپنی "تحریک ستمبر" کی رقم اپنے مقامی عہدہ دار کو دیتے وقت یا براہ راست مرکز میں ارسال کرتے وقت جب تک مدوار تفصیل نہ دیں گے۔ یعنی یہ نہ بتائیں گے۔ کہ اس میں تحریک جدید کا چندہ اس قدر ہے۔ اور دوسرے چندہ عام و جلسہ سالانہ حفاظت مرکز وغیرہ۔ اس قدر۔ اس وقت تک تحریک جدید کو ان کے وعدہ میں سے کوئی رقم وصول نہ ہوگی۔ اور تحریک جدید ان سے باقاعدہ مطالبہ کرتی رہے گی۔ پس "تحریک ستمبر" میں شامل ہونے والے احباب کا اپنا فرض ہے۔ کہ وہ "تحریک ستمبر" کی اپنی رقم ادا کرتے وقت یا براہ راست مرکز میں ارسال کرتے ہوئے مدوار تقسیم کریں۔ اسی طرح مقامی عہدہ دار بھی "تحریک ستمبر" کی رقم سے تحریک جدید کے چندہ کی رقم مخصوص کر کے لکھا کریں۔

(۸) "تحریک ستمبر" میں شامل ہونے والے کئی دوست ہیں جنہوں نے تحریک جدید کا چندہ قسط وار ماہوار دینے کی بجائے یکمشت ادا کر دیا ہے۔ لیکن ایک معتدبہ حصہ ایسے احباب کا ہے۔ جو ماہوار دے رہے ہیں۔ اور ایک ایسا حصہ بھی ہے۔ جو بالکل نہیں دے رہا یعنی وہ اپنی رقم ادا کرتے وقت تحریک جدید کا چندہ مخصوص کر کے نہیں لکھتا۔ ایسے احباب بھی کوشش کر کے ۲۹ر رمضان المبارک تک اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ والسلام

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ۱۱۱۱۱: میں محمد اسماعیل ذبیح ولد امام الدین صاحب مرحوم ساکن قادیان ضلع گورداسپور حال سپلائی ڈپو کوہ مری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۵/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں موضع بھڑتھال ڈاکخانہ کوٹلی لوہاراں تحصیل و ضلع سیالکوٹ میں ہماری جدی زمین ہے جس کے ہم تینوں بھائی برابر برابر مالک ہیں۔ والد صاحب کی وفات کے بعد میرے حقیقی بھائیوں نے کچھ زمین بیچ اور کچھ رہن بھی کی ہے۔ جس میں میرا نام بھی بطور بالغ درج ہے۔ مگر میں نے ان کے حصہ کی رقم ادا نہیں کی۔ میرا گذارہ اس وقت -/۹۷ روپے ماہوار پر ہے۔ میں اپنی تنخواہ کا اور مرنے کے بعد جو جائداد بھی ہو۔ اس کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ حصہ آمد کے علاوہ اگر میں جائداد کی قیمت سے کوئی رقم صدر انجمن مذکور میں داخل کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو یہ رقم میری جائداد کے حصہ وصیت سے کم کر دی جائے گی۔ العبد: محمد اسمٰعیل ذبیح کوہ مری۔ گواہ شد: فضل حسین کالیسی نائک کوہ مری S.S.D۔ گواہ شد: غلام احمد کپتان ۲۲ سپلائی سٹور کوہ مری۔

وصیت ۱۱۱۱۲: میں فضل حسین ولد چوہدری ... صاحب ساکن کلر کہار ضلع جہلم حال سپلائی ڈپو مری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۵/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری آمد ماہوار اس وقت ستر روپیہ ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ سوائے تنخواہ مذکورہ کے میری اور کوئی جائداد یا رقم منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب زندہ ہیں اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ہو گی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی انجمن مذکور ہو گی۔ العبد: فضل حسین لیس نائک حال سپلائی ڈپو مری ہل۔ گواہ شد: غلام احمد کیپٹن ۲۲ سپلائی پلٹون مری۔ گواہ شد: محمد اسمٰعیل ذبیح سپلائی ڈپو کوہ مری۔

وصیت ۱۱۱۱۳: میں محمد اسحٰق ولد چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب نمبردار ساکن چک ۹۹ R/6 ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری تنخواہ اس وقت مبلغ -/۸۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ اس وقت میری اور کوئی جائداد نہیں۔ اور اگر مجھے کوئی جائداد حاصل ہوئی تو میں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میں اپنی تنخواہ کے علاوہ اور کوئی جائداد جو پیدا ہوئی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ میرے مرنے کے بعد ہو گی۔ حصہ جائداد میں سے اگر کوئی رقم میں اپنی زندگی میں ادا کر دوں۔ اور اس کی رسید حاصل کر لوں۔ تو یہ رقم کا حصہ ادا کرتے وقت منہا کر دی جائے گی۔ العبد: محمد اسحٰق عفی اللہ عنہ چک ۹۹ 6.R منٹگمری حال کراچی۔ گواہ شد: بقلم خود محمد شریف بٹ۔ گواہ شد: مرزا فتح محمد صاحب سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

وصیت ۱۱۱۱۴: میں محمد یٰسین لکھنوی ولد مولوی محمد عثمان صاحب مرحوم ۱۶۷ لارنس روڈ کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۵/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ ماہوار آمد مبلغ -/۱۲۱/۵ پانچ روپے بارہ آنے ہے۔ تاز لیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ داخل خزانہ صدر انجمن مذکور کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہو گی۔ العبد: محمد یٰسین لکھنوی۔ گواہ شد: مرزا فتح محمد سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد: شیخ غلام حسین احمد سیکرٹری مال کراچی۔

وصیت نمبر ۱۱۱۱۵: میں کریم بی بی زوجہ مستری کرم دین صاحب ساکن رسول پور ڈاکخانہ جنڈیالہ گورو برٹ سر حال کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اس کے علاوہ میری جائداد درج ذیل ہے۔ مشین سلائی۔ قیمتی مبلغ یکصد روپیہ -/۱۰۰ تیلی طلائی قیمتی مبلغ ۴ روپیہ کل مبلغ یکصد چار روپیہ صرف میں مذکورہ جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ نیز میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ کی انجمن مذکور مالک ہو گی۔ اگر میں کچھ روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کا بطور پیشگی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں کروں تو اس قدر اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ الامۃ: کریم بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: مستری کرم دین احمدی خاوند موصیہ۔ گواہ شد: مرزا فتح محمد سیکرٹری مال وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

وصیت ۱۱۱۱۶: میں مغفورہ بیگم بنت محبوب علی صاحب حیدر آباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے پانچ روپے بطور جیب خرچ کے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد یعنی جیب خرچ کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اگر کوئی جائداد بعد اس کے پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز بعد میری وفات کے جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد: مغفورہ بیگم بنت محبوب علی صاحب متصل مسجد عثمان گنج حیدر آباد دکن حال کراچی۔ گواہ شد: لطیف احمد طاہر پریذیڈنٹ حلقہ جنوبی کراچی۔ گواہ شد: خادم عبد الحق مرکزی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد: مرزا فتح محمد سیکرٹری وصایا کراچی۔

وصیت ۱۱۰۸۱: میں حسین بی بی زوجہ نور احمد باورچی سکنہ قادیان حال لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۶/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد ایک تولہ ڈنڈیاں چاندی قیمت اندازاً ایک روپیہ اور حق مہر -/۳۲ روپیہ جو بذمہ خاوند ہے۔ جس کے ۱/۳ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ الامۃ: موصیہ حسین بی بی۔ گواہ شد: رشید احمد ولد نور احمد باورچی۔ گواہ شد: جلال الدین کارکن دفتر امور عامہ جودھامل بلڈنگ لاہور۔

وصیت ۱۱۰۸۲: میں زینب بی بی زوجہ فقیر محمد مرحوم حال لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۶/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ مبلغ -/۵ روپے ماہوار آمد ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی منقولہ یا غیر منقولہ پیدا ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ الامۃ: نشان انگوٹھا زینب بی بی موصیہ۔ گواہ شد: بشیر احمد بقلم خود۔ گواہ شد: جلال الدین کارکن دفتر امور عامہ جودھامل بلڈنگ لاہور۔

وصیت ۱۱۰۸۳: میں سردار بیگم زوجہ مولوی جلال الدین صاحب سکنہ قادیان حال لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۶/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر -/۱۰۰ روپے بذمہ خاوند ہے کلپنے طلائی وزنی آدھ تولہ قیمتی -/۵۰ روپے کل -/۱۵۰ روپے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی میری منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ثابت ہو گی تو اس پر بھی میری وصیت حاوی ہو گی۔ الامۃ: موصیہ سردار بیگم نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: جلال الدین کارکن امور عامہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد: فضل دین پلیڈر لاہور۔

لندن میں "ہڈی بنک" کا قیام

لندن ۱۳ جون۔ لندن میں "ہڈی کا ایک بنک" قائم ہوا ہے۔ اس بنک میں مختلف قسم کی انسانی ہڈیوں کو محفوظ رکھا جاتا ہے گا۔ تاکہ کسی مریض کے دوسری ہڈی لگانے کے اپریشنوں میں انہیں استعمال کیا جا سکے۔ کیونکہ مریض کے جسم سے مطلوبہ ہڈی حاصل کرنا ممکن ہے۔

یہ بنک برطانیہ میں اپنی قسم کا پہلا بنک ہے یہ بیش بہا فائدہ کا بنک ثابت ہوا ہے۔ جسم کی جو ہڈی نکالی جاتی ہے۔ وہ چھ ماہ تک محفوظ رہتی ہے۔ بشرطیکہ اسے منجمد کر دیا جائے۔ خون مختلف اقسام کا ہوتا ہے۔ لیکن ہڈیاں ہر مریض میں استعمال کی جا سکتی ہیں۔

پاکستان اور ہندوستان برطانوی طیاروں کے خریدار ہیں

لندن ۱۳ جون۔ برطانوی طیاروں کے خریداروں میں پاکستان اور ہندوستان بھی شامل ہیں ایک اطلاع کے مطابق برطانوی طیارے کثیر تعداد میں فروخت ہو رہے ہیں۔ جٹ طیارے سب سے زیادہ فروخت ہو رہے ہیں ہالینڈ نے ۱۵ تعداد دی اور بلجیم نے ۴۳ طیارے خرید ہے ہیں۔ ویمپائر جہاز سویڈن کو دیئے جا رہے ہیں۔ ۳۰ فرانس کو دیئے گئے ہیں ۱۰ مغربی افریقہ بھیجے گئے ہیں۔ ۴ ہندوستان کو اور باقی اسٹریلیا نے خریدے ہیں۔

پاکستان "فیوری" اور "ٹیمپسٹ" جہاز خرید رہا ہے۔ جبکہ تربیتی طیارے ہندوستان نے خریدے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس سال کی ابتدائی سہ ماہی میں ۹۰ لاکھ پونڈ سے زیادہ مالیت کے طیارے فروخت کئے گئے (اسٹار)

کیا شاہ فاروق لندن جا رہے ہیں؟

لندن ۱۳ جون۔ لندن کے اخبار "ایوننگ اسٹینڈرڈ" نے کل اطلاع دی ہے کہ اس بات کا امکان ہے کہ اس موسم گرما میں شاہ فاروق شاہ جارج اور ملکہ ایلزبیتھ کے مہمان کی حیثیت سے لندن آئینگے۔

اخبار مذکور نے اس خبر کی بنیاد بیان نہیں کی۔ اس قسم کی آمد کی مصری سفارت خانہ یا برطانوی وزارت خارجہ کو کوئی اطلاع نہیں ہے۔

ساتھ ہی ساتھ "ایوننگ نیوز" نامی اخبار کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے۔ کہ مصری انتخابات کے بعد آئندہ موسم خزاں میں ایک نئے برطانوی مصری معاہدہ کے مذاکرات قطعی طور پر شروع ہوں گے۔ اسٹار

پاکستان کے وزیر تعلیم صنعت مسٹر فضل الرحمٰن لندن پہنچ گئے

آپ تعلیمی اور صنعتی اداروں کا معائنہ کریں گے

لندن ۱۳ جون پاکستان کے وزیر تجارت۔ صنعت اور تعلیم مسٹر فضل الرحمٰن کل رات بذریعہ ہوائی جہاز فرانس سے یہاں پہنچے۔ ان کے دو ہفتہ دورہ کا پروگرام تیار ہو گیا ہے۔ اس دورہ کے دوران میں وہ برطانیہ کے تعلیمی اداروں اور صنعتوں کا دورہ کریں گے۔ ان صنعتوں میں وہ صنعتی کارخانے بھی شامل ہیں جو پاکستان کا خام مال استعمال کرتے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ برطانوی افسروں کے ساتھ کسی خاص تجارتی گفت و شنید کا انتظام نہیں کیا گیا ہے لیکن یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اگر کفالتی قرضہ اور دوسرے متعلقہ مذاکرات کے جو اس وقت یہاں ہو رہے ہیں دوران میں کوئی تجارتی سوال پیدا ہو تو وزیر موصوف کی موجودگی مفید ثابت ہو گی۔

مسٹر فضل الرحمٰن یہاں ایک غیر سرکاری کے مشن پر آئے ہوئے ہیں۔ پیر کے روز وہ لندن یونیورسٹی جائینگے۔ بعد میں کیمبرج اور آکسفورڈ یونیورسٹیوں کا معائنہ کریں گے۔ پاکستان کے طلبا نے ان کے اعزاز میں ۱۹ جون کو ان کے خیر مقدم کیلئے جلسہ کا اہتمام کیا ہے اور وزیر موصوف خود بھی طلبا کو ایک پارٹی دیں گے۔

اس سے اگلے ہفتہ مسٹر فضل الرحمٰن شمال کے صنعتی مرکزوں کا دورہ کریں گے اور اسکاٹ لینڈ میں جوٹ کے ملوں اور دوسرے مرکزوں کا معائنہ کریں گے۔ (اسٹار)

اکابر اربعہ کی کانفرنس کی ناکامی یقینی ہے روس کا ریڈیو پولیس کہتی ہے

پیرس ۱۳ جون بعض مبصروں کا خیال ہے کہ اگر جرمنی کو متحد کرنے کے لئے کوئی تعجب خیز صورت حال پیدا نہ ہوئی۔ تو چار بڑے وزیر خارجہ کی کانفرنس کی ناکامی یقینی ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ممکن ہے کہ کانفرنس اس طرح ختم ہو کہ کسی آئندہ موقع پر گفت و شنید شروع کرنے کا دروازہ بند نہ ہو یہ بھی ممکن ہے کہ مشرق اور مغرب کے درمیان تجارت کے متعلق ایک محدود معاہدہ ہو جائے اور برلن کی ٹریفک کا سلسلہ واضح ہو جائے۔ برلن میں روسی بہم ناکہ بندی کی کارروائی کر رہے ہیں۔ اور وہ خود برلن کے غیر کمیونسٹ مزدوروں کی ریلوے ہڑتال سے مشوش اور مضطرب ہیں۔

کسی شخص کا بھی یہ خیال نہیں ہے کہ مذاکرات چند دنوں سے زیادہ چل سکیں گے۔ اخبار "سنڈے ڈسپیچ" کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ ناکامی اس وجہ سے روس کی یہ غلط فہمی تھی کہ مغربی طاقتیں برلن کی فضائی مسافرت کے خرچ کو کم کرنے کی خواہاں ہوں گی۔ اور اسکی وجہ سے وہ بنیادی اصول کے معاملات میں بھی نرمی اختیار کریں گی۔ نامہ نگار لکھتا ہے "لیکن وشنسکی کو معلوم ہوا کہ صورت حال یہ نہیں تھی"

جب روسی وزیر خارجہ کو معلوم ہوا کہ روس کمیونسٹوں کی بہتری کے لئے جرمنی کو متحد نہیں کر سکتا تو اس نے جرمنی کو متحد کرنے کی کوششیں ترک کر دیں اور یہ کوشش کی کہ جرمنی پر چاروں طاقتوں کا پھر کنٹرول قائم ہو جائے اور روس کو حق استرداد حاصل ہو۔" نامہ نگار مذکور لکھتا ہے "لیکن اسکی یہ کوشش بھی ناکام ہو گئی۔ اسلئے اب مسٹر وشنسکی محض گفت و شنید میں وقت ضائع کر رہے ہیں۔ تاکہ وہ پروپیگنڈہ کر سکے کہ جرمنی کے اتحاد کے امکانات کو مغربی طاقتوں نے کھو دیا ہے۔ اور اسکی ذمہ داری روس پر نہیں ہے (اسٹار)

بلوچستان کونسل میں شاہی جرگہ کی شمولیت کی تردید

کوئٹہ ۱۳ جون۔ بلوچستانی قبائلی فیڈریشن کے لیڈروں نے آج اس خبر کی تردید کی ہے کہ شاہی جرگہ نے بلوچستان کونسل میں شرکت کا فیصلہ کیا ہے۔

فیڈریشن کے پروپیگنڈا سیکرٹری نے اسٹار کو بتایا کہ آج صبح ریڈیو کی خبر بالکل غلط تھی۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہمنے شرکت کا فیصلہ کیا ہوتا تو کل ہم افتتاحی تقریب میں غیر حاضر نہ ہوتے شاہی جرگہ کے ۴۸ ممبروں میں سے صرف ۱۷ وہاں موجود تھے۔ ممتاز غیر حاضر سرداروں میں محمد خاں جوگیزئی اور سردار اکبر بگٹی شامل ہیں۔ (اسٹار)

ملایا سنگاپور ہانگ کانگ اور بورنیو پر مشتمل فیڈریشن

لندن ۱۳ جون۔ جنوب مشرقی ایشیا کے کمشنر مسٹر میلکم میکڈانلڈ کے گذشتہ ہفتہ لندن سے سنگاپور روانہ ہونے سے قبل برطانوی کابینہ نے جنوب مشرق ایشیا میں مستقبل کی ایک نئی مستعمرہ قائم کرنے کی ایک تجویز انکے سپرد کی تھی۔

اخبار "پی ایل" کا نامہ نگار مزید رقمطراز ہے کہ اس مستعمرہ میں ملایا۔ سنگاپور ہانگ کانگ سراواک اور بورنیو شامل ہوں گے اور مسٹر میکڈانلڈ کا پہلا کام ان علاقوں کی ایک فیڈریشن کے قیام کی بنیاد ڈالنا ہے۔

جب فیڈریشن کا انتظام درست ہو جائے گا تو اسے درجہ مستعمرات دیدیا جاتے گا۔ (اسٹار)

ڈسٹرکٹ بورڈوں کا نمائندہ وفد گورنر مغربی پنجاب سے ملاقات کریگا

— الفضل کے سٹاف رپورٹر سے —

لاہور ۱۴ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ عنقریب مغربی پنجاب کے تمام ڈسٹرکٹ بورڈوں کا ایک نمائندہ وفد گورنر مغربی پنجاب سے ملاقات کر کے ان سے درخواست کرے گا۔ کہ حکومت نے تمام تعلیمی اداروں کو اپنی تحویل میں لینے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اسے واپس لے لیا جائے۔ کیونکہ یہ اقدام ڈسٹرکٹ بورڈوں کے مفاد کے خلاف ہی نہیں بلکہ پبلک مفاد کے بھی خلاف ہے۔ گورنر سے ملاقات کا یہ فیصلہ "ویسٹ پنجاب چیئرمین ایسوسی ایشن" کے حالیہ اجلاس میں متفقہ طور پر کیا گیا ہے۔

یاد رہے حکومت مغربی پنجاب نے "ویسٹ پنجاب چیئرمین ایسوسی ایشن" کو جو ڈسٹرکٹ بورڈوں کے چیئرمینوں پر مشتمل ہے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ چنانچہ وفد مذکور اس بارے میں بھی گورنر سے بات چیت کرے گا۔

ایک اطلاع کی تردید

۲۰ مئی ۱۹۴۹ء کے بعض اخبارات میں رسول پاس اوورسیروں کی پکار کے عنوان سے ایک خبر شائع ہوئی تھی۔ جس میں یہ بتایا گیا تھا کہ حکومت مغربی پنجاب رسول پاس نوجوان اوورسیروں کے حلقوں کو نظر انداز کرتے ہوئے محکمہ انہار میں خالی اسامیوں پر ریٹائرشدہ اوورسیروں کو دوبارہ بھرتی کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں چیف انجینئر محکمہ انہار مغربی پنجاب اس خبر کو قطعی طور پر غلط قرار دیتے ہیں۔ اصل صورت حال یہ ہے کہ تمام رسول پاس اوورسیروں اور ریٹائرشدہ اوورسیروں (جو کام کرنے کے اہل ہیں) کی کھپت کے باوجود ابھی محکمہ میں اوورسیروں کی ۱۸۰ اسامیاں خالی پڑی ہیں۔

سر فرانسس موڈی کی وزیر اعظم سے ملاقات

راولپنڈی ۱۳ جون۔ آج گورنر مغربی پنجاب ہز ایکسیلینسی سر فرانسس موڈی نے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علیخاں سے ملاقات کی۔ جو سوا گھنٹہ تک جاری رہی۔

علاوہ ازیں الیکشن انکوائری کمیٹی کے ممبر بھی وزیر اعظم سے ملے اور کمیٹی کی تیار کردہ رپورٹ پر ایک گھنٹے تک تبادلہ خیالات کیا اس ملاقات کے وقت گورنر مغربی پنجاب اور حکومت پاکستان کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی بھی موجود تھے